ماضی کے جھروکے سے

گاہے گاہے باز خواں

محترم مرزا محمد حسن چغتائی

حضرت مرزا محمد حسن چغتائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تحریک آزادی کے مخلص اور ایثار پیشہ کارکنوں میں ہوتا ہے آپ حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے جاں نثار اور فداکار رُفقاء میں سے ایک تھے۔ شاہ جیؒ کی جماعت مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہوئے تو پچاس برس اسی جماعت میں کھپا دیے۔ انہوں نے ۱۲ اپریل ۱۹۹۲ء کو وفات پائی اور اس دنیا سے گئے تو مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر مرکزیہ تھے۔ عہدِ حاضر میں استقامت اور وفاداری کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہو سکتی ہے؟

انہوں نے برصغیر کے چوٹی کے علماء، سیاست دان، ادیب اور شاعر دیکھے، ان کی مجالس میسر آئیں۔ تقریریں سنیں اور جی بھر کے ان سے استفادہ کیا۔ چغتائی صاحب مرحوم اس حوالے سے نصف صدی کی دینی، سیاسی اور قومی تحریکوں کے خود شاہد تھے۔ وہ اپنی یادداشتیں اور ذاتی مشاہدات و واردات ادام اپنے ذخیرہ میں محفوظ اخبارات و جرائد اور کتب سے منتخبات گاہے گاہے قارئین نقیب کے لئے ارسال فرماتے رہتے تھے ذیل میں شائع ہونے والے منتخبات حضرتِ مرحوم نے زندگی کے آخری دنوں میں قارئینِ نقیب کے لئے ارسال فرمائے جو خلاصہ کی چیز ہیں اور انہیں من و عن ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ آج وہ ہم میں موجود نہیں مگر ان کی یاد اب بھی تازہ ہے۔

آنجہانی چودھری سر ظفر اللہ قادیانی اور اسرائیل

آج اقوام متحدہ میں عرب مندوبین اس وقت بھونچکا رہ گئے۔ جب انہوں نے یہ دیکھا کہ پاکستان کے (مرزائی) وزیر خارجہ چودھری سر ظفر اللہ خاں اسرائیلی مندوب "ابا بیان" کی تقریر ختم ہونے کے بعد ان کی جانب بڑھے اور بغل گیر ہو گئے۔ (امروز لاہور ۸/اکتوبر ۱۹۵۴ء)

بین الاقوامی اعزاز

جبکہ (امروز ۹/اکتوبر ۷۸ء) میں بعنوان ۲۴ سال پہلے
گویا ۹/اکتوبر ۵۴ء کی حسب ذیل خبر شائع ہوئی۔

پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری سر ظفر اللہ خاں کو آج بین الاقوامی عدالت کا جج منتخب کر لیا گیا۔ وہ ہندوستان کے سر بینگل راؤ کی وفات کے باعث خالی ہونے والی نشست پر منتخب ہوئے ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

ذیل میں ماہنامہ "پیشوا" دہلی۔ معراج نمبر نومبر ۱۹۳۲ء سے چند شذرات پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو مدیر پیشوا جناب سید عزیز حسن بقائی مرحوم کے قلم سے ہیں۔

قادیانی بھکاری

۱۰/ اکتوبر کو عباسی شہر یار کی سالگرہ کا جشن بڑی شان و شوکت سے منایا گیا۔ اور سردارانِ سلطنت کو عطائے خطابات سے نوازا گیا۔ جن میں خصوصیت کے ساتھ لفٹیننٹ کرنل مولوی مقبول حسین قریشی ایم اے وزیر دربار کو "افتخار الملک" کامعزز ترین خطاب عطا ہوا۔

سنا ہے کہ اس موقع پر بہت سے گداگر اخبار نویس بھی بن بلائے بہاولپور گئے تھے جن میں سے کئی ایسے بھی تھے کہ جن کا کسی اخبار سے کچھ تعلق نہ تھا۔ اور چند ایسے تھے۔ جو ایک پرچہ شروع سال میں چھاپ لیتے ہیں۔ اور سال بھر اس کو بغل میں دبا کر ہر ریاست میں پہنچ کر "دکشنا" وصول کرتے ہیں۔ اکثر کو سفر خرچ ملا۔ اور بعض ناخواندہ مہمان اس سے بھی مایوس ہوئے۔

ان میراثی اخباروں میں ایک قادیانی اخبار بھی ہے۔ جس کو توقع کے خلاف مایوسی ہوئی۔ مجھے اس اخبار کے ایشائیل ایڈیٹر سے "دکشنا" نہ ملنے میں بڑی ہمدردی ہے۔ کاش ان کو غیرت اور حمیت اور فرض شناسی اور خودداری سے کچھ حصہ ملا ہوتا۔

قادیانی تبلیغ کا ایک دن

میری قدامت پسندی کے عقائد سے قارئین کرام بخوبی واقف ہیں۔ مگر یہ واقعہ ہے کہ میں نے آج تک حرب العقائد سے پیشوا کے صفحات کو پاک رکھا ہے۔ اور جی چاہتا تھا کہ اس وضع داری کو آخر وقت تک نباہ دوں مگر افسوس ہے کہ قادیان کے یوم التبلیغ نے مجھے یہ سطریں لکھنے پر مجبور کر دیا!

۱۶/ اکتوبر کی تاریخ قادیان کے خلیفہ صاحب نے اس لئے مقرر کی کہ ان کے مرید قادیانی عقائد عامہ مسلمین کی خدمت میں پیش کریں۔

قادیانی حضرات جس طرح اپنے روپے کے زور سرکاری اثر، مسلمانوں کی حماقت سے کچھ عرصہ سے مسلمانوں کی سیاست پر حاوی ہوتے جا رہے ہیں۔ وہ ایک ایسا فتنہ ہے۔ جس سے آنکھیں بند نہیں کی جاسکتیں۔ مگر اس کے باوجود اس فرقہ کا یہ گمراہ کن عقیدہ بھی ہے کہ اس کے نزدیک تمام غیر قادیانی کافر ہیں۔ اور وہ تعلقات زنا شوئی عام مسلمانوں سے حرام سمجھتے ہیں۔ اور ان کے ساتھ نماز پڑھنی اور ان کی جنازہ کی نماز بھی ناجائز سمجھتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ اپنے عقیدہ کے مطابق کافر مسلمانوں کی سیاست کی امامت کیلئے بھی کوشاں ہیں۔ میں اس چیستان کو باوجود کوشش کے نہ سمجھ سکا۔ کیا سحر البیان مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مولانا ظفر علی خاں صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

بہرحال ۱۶/ اکتوبر کو قادیانی عقائد کا تبلیغی دن ہر قادیانی نے منایا۔ یہ برخود غلط دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ افسوس! قادیانی عمائد نے اپنے جوش کا غلط استعمال کیا۔ اور ملک میں ایک نئے فتنہ کی بنیاد رکھ دی گئی۔

آل کشمیر مسلم کانفرنس

۲۵ اکتوبر کو سابق شیر کشمیر مسٹر عبداللہ کی صدارت میں کشمیر کے مسلمانوں کا ایک نمائندہ اجتماع ہوا خطبۂ صدارت نہایت بزدلانہ تھا۔ جس میں حسب وعدہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کو تسلیم کرنے کا مشورہ دیا گیا تھا۔ مگر جو تجاویز کشمیر کے استبداد شکن رہنماؤں نے پاس کرائیں۔ وہ کسی حد تک کشمیری مسلمانوں کے دلوں کی آواز کہی جاسکتی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس آل کشمیر مسلم کانفرنس نے مسلمانوں کی سب سے زیادہ ایثار پیشہ جماعت (مجلس احرار اسلام) کی قربانیوں کا تذکرہ اور اس کے رہنماؤں کی آزادی کے لئے کوئی تجویز پاس نہیں کی۔ جو احسان فراموشی اور برادر کشی کی ایسی گھناؤنی تصویر ہے کہ اس پر کشمیری رہنماؤں کو شرم آنی چاہیئے۔ سچ ہے جس کانفرنس کے کرتادھرتا مسٹر عبداللہ ہوں گے اس میں مجلس احرار کا تذکرہ کیوں ہونے لگا مگر شاید کشمیر کے رہنما اس کو بھول گئے۔ کہ اگر مجلس احرار کے سرفروش رہنما میدان (۱) عمل میں نہ آتے تو وہ سب کے سب کشمیر کے جیل خانوں میں پڑے ہوئے موت کے انتظار میں ایڑیاں رگڑ رہے ہوتے۔

(۱) تحریک کشمیر ۱۹۳۰ء جاری کردہ مجلس احرار اسلام (شذرات ماہنامہ پیشوا دہلی۔ معراج نمبر نومبر ۱۹۳۲ء)

تقدس مآب مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیاں کا تازہ ترین تبلیغی کارنامہ

سیسل ہوٹل لاہور کی یورپین منتظمہ کا پراسرار فرار

منتظمہ چپکے سے حضرت خلیفہ کی موٹر میں سوار ہو کر چمپت ہو گئی

لاہور، یکم مارچ۔ پروپرائیٹر سیسل ہوٹل منٹگمری روڈ لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

"ہم نے اعلان مشتہر کیا تھا کہ یکم مارچ بروز پنجشنبہ کو ہوٹل میں شام کے پانچ بجے سے ساڑھے نو بجے تک ویسٹ ڈرائیو کا کھیل اور رقص ہوگا اور بعد میں حسب معمول انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔ چنانچہ آج چار بجے ہی سے تماشائی ہوٹل میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور پانچ بجے تک کافی مجمع ہو گیا۔ ان میں سے ہر ایک کھیل شروع ہونے کا بے چینی سے منتظر تھا۔ لیکن کھیل کی بجائے غیر متوقع طور پر رقص کا بینڈ بجنا شروع ہو گیا۔ کھیل اور رقص کا سارا انتظام ایک اطالوی خاتون مسز وارنر سابق مس روفو کے سپرد تھا۔ جن کا سن ستائیس یا اٹھائیس برس کے قریب ہے۔ اور جو ذرا خوش گل اور طرحدار واقع ہوئی ہیں۔ ان کی دو لڑکیاں ہیں جن میں سے ایک کا سن ۹ سال اور دوسری کا ۶ سال ہے۔ اور دونوں ان کے ساتھ رہتی ہیں۔ مسز وارنر ہوٹل میں منتظمہ کا کام کرتی تھیں۔ پروگرام میں غیر متوقع تبدیلی لوگوں کو حد درجہ ناگوار گزری اور وہ ہوٹل سے چلے گئے۔ اس وقت دیکھا گیا تو مسز وارنر ہوٹل میں موجود نہ تھیں۔ پروپرائیٹر ہوٹل کی نگاہ جو سڑک پر پڑی تو کیا دیکھتے ہیں کہ پھاٹک کے سامنے دو موٹر کاریں کھڑی ہیں۔ ایک موٹر کار میں موسیو بشیر الدین محمود دو عورتیں اور دوسری موٹر کار میں ایک شوفر اور صرف ایک آدمی سوار

تھے۔ اور جس کی پچھلی نشست خالی تھی۔ یہ شخص آج صبح بھی ہوٹل میں دیکھا گیا تھا۔

مسز وار نر ہوٹل سے نکل کر اپنی دونوں لڑکیوں سمیت باہر چلی گئی اور موسیو مرزا بشیر الدین کے ساتھ والی موٹر میں سوار ہو گئی۔ جس کے بعد دونوں موٹریں ہوا ہو گئیں۔ اور پروپرائیٹر کو اتنی فرصت بھی نہ ملی۔ کہ وہ مسز وار نر یا موسیو بشیر الدین محمود سے اس حرکت کی وجہ دریافت کر سکتا۔ اس موقع پر یہ ذکر غیر موزوں نہ ہو گا۔ کہ صرف تین روز پہلے موسیو بشیر الدین محمود چائے پینے ہوٹل میں آئے تھے ان سے مسز وار نر کا تعارف ہوا تھا۔ اور وہ اس سے باتیں کرتے رہے تھے۔ اس کے بعد بھی ان کی طرف سے پیغام آتے رہے جن کا لانے والا وہی شخص تھا۔ جو دوسری موٹر میں قریب ہی موجود تھا۔

مسز وار نر کی اس اچانک روانگی سے ہوٹل کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ کیونکہ منتظمہ کے چلے جانے سے سارا انتظام درہم برہم ہو گیا ہے۔ (روزنامہ زمیندار، لاہور۔ صفحہ ۴۔ ۳/مارچ ۱۹۳۴ء)

---

۲۲ اکتوبر ۱۹۳۳ء کا دن مرزائیوں نے مسلمانوں کو ارتداد کی تبلیغ کیلئے مقرر کیا تو سیکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہل حدیث امرتسر نے ۸/سوالات پر مشتمل درج ذیل اشتہار چھپوا کر دور دراز علاقوں میں تقسیم کیا اور مرزائیوں کے دجل و تلبیس کو طشت ازبام کیا۔ جبکہ مرزائی آج تک ان سوالات کا جواب نہ دے سکے۔ (ادارہ)

مرزائیوں کو تبلیغ مرزا

برادران اسلام! ۲۲/اکتوبر ۱۹۳۳ء کو امت مرزائیہ کے افراد آپ لوگوں کو مرزا صاحب کی تبلیغ کرنے آویں گے۔ آپ لوگ ان کا خیر مقدم کیجئے۔ محبت سے ملئے، عزت سے بٹھایئے اور مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات ان سے پوچھئے۔

(۱) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "میرے زمانہ میں دنیا کی تمام قومیں ایک مسلم قوم کی شکل بن جائیں گی"۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۲۲۲)

کیا ایسا ہو گیا؟

(۲) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "میرے زمانہ میں مکہ مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو جائے گی"۔ (اعجاز احمدی ص ۲)

کیا یہ کام ہو گیا؟

(۳) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "میں دجال کو مسلمان بنا کر ساتھ لے کر حج کروں گا"۔ (ایام الصلح فارسی ص ۱۶۷)

کیا ایسا ہو گیا؟

(۴) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "میں مدینہ میں روضہ نبویہ میں دفن ہوں گا"۔ (ازالہ خرد ص ۴۷۰)

کیا ایسا ہوا؟

(۵) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "عبداللہ آتھم پادری پندرہ ماہ میں (۶ ستمبر ۱۸۹۴ء) تک مر جائیگا"۔ (جنگ مقدس ص،

کیا ایسا ہوا؟

(۶) مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ "مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ دنیا میں اگر یہ بیوی میرے پاس نہ آئے تو میں جھوٹا"۔ (شہادۃ القرآن ص ۸۰)

کیا یہ منکوحہ مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ان کے گھر میں آ گئیں؟

(۷) مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ "مجھے خدا نے فرمایا ہے انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون"۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

یعنی اے مرزا تو جب کسی چیز کو موجود ہونے کا حکم دیگا تو فوراً ہو جائیگی۔

کیا ایسا دعوےٰ کسی نبی نے کیا؟

(۸) مرزا صاحب نے شائع کیا تھا کہ (مولوی ثناء اللہ اور میں) ہم دونوں میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔ (اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب آج (اکتوبر ۱۹۳۳ء) تک زندہ ہیں پھر تم کو مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے میں کیا شبہ ہے۔

ناظرین کرام

مرزائی تبلیغ مرزا کیلئے آئیں تو یہ سوالات ان سے حل کرائیے۔ چونکہ محض تبلیغ مرزا کیلئے اس روز پھریں گے۔ اس لئے ان کا فرض ہے کہ وہ ان سوالات کا حل کر کے صداقت مرزا لوگوں کے ذہن نشین کرائیں۔

(سیکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اہل حدیث امرتسر ۳۳، ۱۰، ۲۰) (مطبع ثنائی برقی پریس امرتسر)

پنجاب کے لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے احرار کی علیحدگی

مسلم لیگ کی ماضی قریب کی سرگرمیوں سے کسی کو خواہ کتنا ہی اختلاف رہا ہو لیکن اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ مسٹر محمد علی جناح جیسے لیڈر کی قیادت میں مسلمانوں کی طرف اسی جماعت میں اس بات کی استعداد پائی جاتی ہے۔ کہ وہ کسی وقت کسی نہ کسی درجہ میں ہندوستان کی سب سے بڑی اور سب سے اہم جماعت یعنی کانگریس کے ساتھ تعاون کر سکے۔ اس امکان کے پیش نظر ہم ایسے مسلمان کو جو آزادیٔ ملک و قوم کا حامی ہے۔ جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں جماعت احرار کی شرکت ہمارے لئے بہت کچھ وجہ اطمینان تھی۔ کیونکہ احرار پنجاب کے متعلق ہمیں یہ محسوس ہوتا رہا ہے کہ وہ آزادیٔ وطن کے سچے خواستگاروں میں سے ہیں۔ ہمیں سخت افسوس ہے کہ احرار پنجاب نے بالآخر لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ اور اس علیحدگی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ بورڈ نے ہر ایک امیدوار سے پانچ پانچ سو روپے طلب کئے تھے[لہ] احرار نے اس شرط کے خلاف احتجاج کیا۔ اور انجام کار اسی بناء پر لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے علیحدہ ہو گئے۔ (شذرہ رسالہ "مولوی" دہلی۔ جلد ۲۴۔ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ)

[لہ] مجلس احرار اسلام ہندوستان کے مخلص اور متوسط طبقہ کے بہادر کارکنوں کی جماعت تھی ان کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ وہ مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ میں شریک ہو سکتے یہ بات مسلم لیگ کے علم میں تھی اسی لئے یہ شرط لگائی گئی۔